



سوال

قرآن و سنت کے خلاف کوئی عمل قبول نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صوفیہ کے سلسلوں کے مشائخ مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ لوگوں سے وعدے لیتے ہیں۔ بیعت کرنے والا یہ وعدہ کرتا ہے کہ کبھی خیانت نہیں کرے گا۔ وہ اجتماعی طور پر ذکر کرنے کے لئے راتیں متعین کر لیتے ہیں۔ پھر حلقے بنا کر یا صفیں بنا کر بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کے خاص خاص ناموں کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً ”اللہ“ یا ”حی“ یا ”قیوم“ یا ”آءة“ اس دوران وہ دائی سانس جھومتے ہیں۔ ان کے ساتھ دوسرے افراد کی ایک جماعت ہوتی ہے جو رسول اللہ کی مدح میں یا دوسرے انبیائے کرام یا اولیائے کرام کی تعریف میسر نم کے ساتھ اشعار پڑھتے ہیں۔ عموماً اس دوران طلبہ دفن اور دوسرے ساز بجائے جاتے ہیں۔ بعض حاضرین نقدی کی صورت میں نذرانہ بھی پیش کرتے ہیں۔ جسے ”نقطہ“ کہا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ساز ہوتے ہیں نہ دفن اور نہ نقطہ۔

پھر یہ نعرہ خواں یوں بھی کہتے ہیں: ”یا حسین مدد یا سیدہ زینب مدد یا سیدہ رومی مدد اے میرے نانا رسول اللہ مدد! یا اولیاء اللہ مدد! بعض لوگ سیدہ رومی یا جناب حسین یا سیدہ زینب وغیرہ کے نام کی بکری یا نذر رقم کی نذر بھی ملتے ہیں۔ بعض اوقات جس بزرگ کی نذر مانی جاتی ہے اس کے مزار پر بیٹھنا منع کرتے ہیں اور اس بزرگ کی تعمیر کی قبر کے پاس رکھے ہوئے صندوق میں نذر کی رقم ڈالتے ہیں۔ براہ کرم یہ وضاحت فرمائیے کہ یہ سب کام جائز ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر فرمائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان مرد اور عورتیں جناب رسول اللہ کی بیعت کرتے تھے اور آپ ﷺ سے السام کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کا عہد و پیمانہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ رسول اللہ انہیں جو ہدایات دیں ان کی تعمیل کریں یہ ہدایات قرآن مجید اور صحیح احادیث میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم اپنی اطاعت کے حکم کے ساتھ ہی دیا ہے بلکہ نبی ﷺ کی اطاعت کو اللہ نے خود اپنی اطاعت قرار دیا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی بہت سی آیات سے ظاہر ہے۔ مثلاً ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۚ... النساء

”اور جو اللہ تعالیٰ کی اور رسول ﷺ کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی انبیائے صدیقین شہداء اور نیک لوگ یہ بہترین ساتھی (رفیق) ہیں۔“

اور فرمایا:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ مَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۗ... النساء

”جو شخص رسول اللہ کی اطاعت کرے اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے پٹھ پھیر لی تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔“

اور فرمایا:

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاعْبُدُوا ۗ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۙ... المائدة

”اور تم اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور رسول اللہ کا حکم مانو اور ڈرتے رہو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف وضاحت پہنچا دینا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے کتاب و سنت کی تعلیمات میں نبی اکرم کی اتباع کو ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت قرار دیا ہے اور ان سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا سبب اور گناہوں کی معافی کا باعث فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۙ... آل عمران

”(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو پھر میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہیں۔“

نیز ارشاد ہے:

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۗ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۙ... آل عمران

”(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو! پس اگر وہ پھر جائیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں رکھتا۔“

نبی اکرم سے یہ بات ثابت نہیں کہ آپ نے خلفائے راشدین یا کسی اور صحابی سے اس انداز کی بیعت لی ہو یا وعدہ لیا ہو جس طرح صوفیہ کے مشائخ اپنے مریدوں سے لیتے ہیں کہ وہ اللہ کا ذکر اللہ کے خاص خاص مضر ناموں سے کریں مثلاً اللہ نمی قیوم اور اسے وظیفہ بنالیں جسے وہ پابندی سے پڑھیں اور ہر روز یا ہر رات یہ وظیفہ کریں اور شیخ کی اجازت کے بغیر اللہ تعالیٰ کے کسی اور مقدس نام کا وظیفہ نہ کریں ورنہ ایسا شخص شیخ کا نافرمان اور گستاخ سمجھا جائے گا اور خطرہ ہو گا کہ حق سے تجاوز کرنے کی وجہ سے ان اسماء کے خادم اسے تکلیف پہنچائیں۔ اس کے علاوہ صوفیہ کے ان سلسلوں میں سے ہر سلسلہ کے پیروں کی یہ پوری کوشش ہوتی ہے کہ اپنے مریدوں اور دوسری پیروں کے مریدوں کے درمیان فتنہ فساد کے بیج بویں۔ حتیٰ کہ انہوں نے دین میں تفرقہ ڈال کر الگ الگ فرقے اور جماعتیں بنا دی ہیں۔ ہر کوئی اپنی بدعت کی طرف بلا تا ہے اور اپنے مریدوں کو دوسرے سلسلہ کے پیروں سے عقیدت رکھنے یا ان کی بیعت کرنے یا ان کے سلسلہ میں داخل ہونے سے منع کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس قسم کی پابندیاں لگاتے ہیں جو قرآن مجید میں نازل ہوئیں نہ رسول اکرم ﷺ نے بیان فرمائیں اس طرح ان پر یہ آیت صادق آتی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۗ إِنَّمَا مَرْبُؤُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنْفِخُ بِهِمَا كَمَا نُوَفِّيهِمُ لَكُمْ... الأنعام

”جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور (مختلف) گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے پھر وہ انہیں بتائے گا کہ وہ کچھ کرتے رہے تھے۔“

رسول اللہ a کے متعلق کہیں مذکور نہیں کہ آپ نے مفرد اسم مثلاً جی قیوم حق اللہ وغیرہ کے ساتھ ذکر کیا ہو یا اس کا حکم دیا ہو اسے روزانہ پڑھنے کے لئے وظیفہ قرار دیا ہو اور نہ کہیں یہ مذکور ہے کہ نبی a نے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے دوستی رکھنے سے منع کیا ہو بلکہ آپ نے انہیں ایک دوسرے سے دوستی اور محبت رکھنے کا حکم دیا اور ان کی تعریف کرتے ہوئے ان کا یہ وصف بیان فرمایا :

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَا بَعْضٍ يَأْتُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَتَّخِذُونَ مِنَ الْمُنْكَرِ نَجَاتًا وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ الْأَمْرَ سِوَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝۷۱ ... التوبة

”مومن مرد اور عورتیں باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے برائی سے روکتے نماز قائم کرتے زکوٰۃ دیتے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت فرمائے گا۔ اللہ یقیناً غالب اور حکمت والا ہے۔“

اور نبی اکرم a سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

(لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا حتیٰ کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“

! صحیح بخاری حدیث نمبر : ۱۷۰۰ - صحیح مسلم حدیث نمبر : ۷۲۰۰ - جامع ترمذی حدیث نمبر : ۲۵۱۷ - کتاب الایمان ابن مندہ حدیث نمبر : ۲۹۵ -

اور یہ بھی ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْلُوا بَيْنَهُمْ وَلَا تَحْسَبُوا لَهُم بَرَاءً وَلَا تَتَّبِعُوا مَن تَتَّبِعُوا وَلَا تَوَلَّوْا عِبَادَ اللَّهِ أَنْفُسَهُمْ)

”بدگمانی سے بچو سب سے جھوٹی بات ہے اور ٹوہ نہ لگاؤ اور جاسوسی نہ کرو اور ایک دوسرے سے حد نہ کرو ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو (حدیث کا لفظ ”لایدا برا“ ہے۔ اس کا مطلب بھی بیان کیا گیا ہے کہ ”پھغلی نہ کھاؤ۔“)

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔“ (مسند احمد ج: ۲، ص: ۲۳۵، ۲۸۷، ۳۱۲، ۳۲۲، ۳۶۵، ۳۹۲، ۵۰۷، ۵۱۷، ۵۳۹ - صحیح بخاری حدیث نمبر : ۵۱۳۳ -)

(۲) چند افراد کامل کر قرآن مجید کی تلاوت مطالعہ نمبر اور اس کے معانی و مطالب پر غور و فکر کرنا ایک ایسا کام ہے جس کی فضیلت جناب رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے :

(مَا يَتَّبِعُ قَوْمٌ فِي بَيْتِ اللَّهِ عَشْرُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ فِيهِمْ إِلَّا تَزَلَّتْ عَلَيْهِمُ السُّكُوتُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَالْمَلَائِكَةُ تَدُكِّرُهُمْ اللَّهُ فَمَنْ عَزَاهُ)

”جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور اس کا مذاکرہ کرتے ہیں ان پر سکینت نازل ہوتی ہے فرشتے ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور ان کا ذکر خیر اللہ تعالیٰ ان (مقررف فرشتوں) میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔“ (صحیح مسلم حدیث نمبر : ۲۶۹۹ -)

جناب رسول اللہ ﷺ نے عملی طور پر بھی اس کا مطلب سمجھایا ہے۔ بسا اوقات آپ ﷺ خود تلاوت فرماتے تھے اور مجلس میں حاضر صحابہ کرام سنتے تھے اس طرح نبی ﷺ انہیں تلاوت اور ترتیل کی تعلیم دیتے تھے بسا اوقات آپ کسی صحابی کو قرآن پڑھنے کا حکم فرماتے کیونکہ آپ کو قرآن سننا بہت پسند تھا۔ ایک بار آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن



مسعود سے فرمایا: ”مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ“ انہوں نے عرض کی: حضور! میں آپ کو سناؤں حالانکہ آپ پر وہ نازل ہوا ہے؟ فرمایا:

(قَاتِلِ ابْنَ اُمَّتٍ مَنْ غَيْرِي)

”ہاں! میرا جی چاہتا ہے کہ کسی سے قرآن سنوں“

حضرت عبداللہ نے سورۃ النساء میں سے تلاوت شروع کی۔ جب اس آیت پر پہنچے

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ عَلَىٰ بَوْلَاءٍ شَيْدًا ۚ ۴۱... النساء

آیت کا مضموم یہ ہے کہ ”اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ لائیں گے؟“

تو فرمایا: بس کرو دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔“ (صحیح بخاری حدیث نمبر: ۵۰۴۹۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۸۰۰۔ ابی داؤد حدیث نمبر: ۳۶۶۸۔ ترمذی حدیث نمبر: ۳۰۲۷)

نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کو وقفہ دے کر نصیحت کرتے تھے کہ اکتاہٹ پیدا نہ ہو جائے۔ مسجد وغیرہ میں ان کی رہنمائی کرنے اور انہیں دین کی باتیں سکھانے کیلئے تشریف رکھتے تھے۔ کبھی بھجارا نہیں متوجہ کرنے کیلئے یا کسی خاص نکتہ کی طرف توجہ مبذول کرنے کے لئے ان سے سوالات بھی کرتے تھے۔ پھر جب دیکھتے کہ وہ پوری طرح متوجہ ہیں اور جواب سننے کا شوق بیدار ہو گیا ہے تو جواب ارشاد فرماتے۔ اس طرح وہ مسئلہ انہیں خواب یاد ہو جاتا اور اچھی طرح سمجھ میں آ جاتا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو واقد لیلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرماتے آپ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی بیٹھے تھے کہ اچانک تین آدمی آگئے ان میں سے دو جناب رسول اللہ ﷺ (مجلس) کی طرف آگئے اور ایک واپس چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کے قریب آکر وہ دونوں رکے۔ ایک کو (حاضرین کے) حلقہ میں جگہ نظر آئی وہ وہاں بیٹھ گیا۔ دوسرا ان کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا تو واپس ہی چلا گیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ (زیر بحث مسئلہ پر بات کر کے) فارغ ہوئے تو فرمایا:

(أَلَا تَجِدُ كُنُوزَ عِمِّي النَّفَرِ عَزِيَّةً؟ أَمَا تَعْرِضُ فَمَا دَىٰ إِلَى اللَّهِ فَادَاةُ اللَّهِ وَأَنَا الْأَجْرُ فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَنَا الْأَجْرُ فَاعْرِضْ فَاغْرَضِ اللَّهُ غَضًا)

”میں تمہیں ان تین آدمیوں کی بات نہ بتاؤں؟ ایک نے اللہ کی طرف جگہ چاہی تو اللہ نے اسے جگہ دی۔

یعنی وہ علمی مجلس میں آیا جس میں اللہ کی باتیں ہو رہی تھیں تو اسے ثواب ملا اور وہ اللہ سے قریب ہو گیا۔

دوسرے نے شرم کی تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی (یعنی اللہ نے اس کی شرم رکھی اسے ثواب سے محروم نہیں رکھا۔)

اور تیسرے نے اعراض کیا تو اللہ نے بھی اسے اعراض کر لیا۔“ (جب اس نے علم و ذکر میں رغبت کا اظہار نہیں کیا تو ثواب اور رحمت سے محروم رہا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر: ۲۴۶۶، صحیح مسلم حدیث نمبر: ۲۱۷۶۔)

صحیح بخاری میں اور دیگر کتابوں میں حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجْرَةً لَا يَنْظُرُ وَرُفْهَا؛ وَأَمَّا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَتَّىٰ تَوْبَتِي مَا حَىٰ؟))

”درختوں میں سے ای درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی مثال مومن کی سی ہے مجھے بتاؤ وہ کونسا درخت ہے؟“



لوگ جنگلوں کے درختوں میں پڑگئے (یعنی مختلف درختوں کے بارے میں سوچنے لگے شاید فلاں درخت ہے یا فلاں درخت ہے۔)

عبداللہ فرماتے ہیں ”میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (لیکن میں خاموش رہا۔) پھر صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں بتا دیجئے وہ کونسا درخت ہے؟ فرمایا:

(حی الفی)

”وہ کھجور کا درخت ہے۔“

اس کے علاوہ اور بہت سی مثالیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ کے ساتھ مل کر ذکر کرنے کی عملی صورت یہ تھی کہ آپ ﷺ انہیں تعلیم دیتے اور ان کی رہنمائی فرماتے و عطا ارشاد فرماتے ان کا امتحان لیتے اور فہم و عبرت سے بھر پور تلاوت ہوتی ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ ﷺ نے ہفتہ کے کسی دن یارات کو خاص کر کے اپنے صحابہ کے ساتھ مل کر بجماعت اللہ تعالیٰ کے کسی مبارک نام کا ذکر اس طرح کیا ہو کہ وہ دائرہ کی صورت میں یا صفت بنا کر کھڑے یا بیٹھے ہوں اور نشہ بازوں کی طرح چھوٹے ہوں اور نغموں کے سروں گولیوں کے گانوف دُف کی تال ڈھول کی تھاپ اور سازوں کی آواز پر بے خود ہو کر ناچنے والوں کی طرح تھرکتے ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کام صوفیہ آج کل کرتے ہیں وہ بدعت اور گمراہی ہے ج سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(مَنْ عَدَّ فِي نَمْرًا خَدًّا لَيْسَ مِنْهُ فَجُورَةٌ)

جس نے ہمارے دین میں بدعت نکالی جو (اصل میں) اس کا جز نہیں تھی تو وہ مردود ہے ”متفق علیہ۔“

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ نعت خواں اس طرح کے جوافاظ کہتے ہیں یا حسین مدنی یا سیدہ زینب مدنی یا بدوی یا شیخ العرب مدنی یا رسول اللہ مدنی اولیاء اللہ مدنی وغیرہ یہ زیادہ براقام ہے اور اس کا گناہ بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ یہ شراب اکبر میں داخل ہے جس کا مرتکب ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ مردوں سے فریاد ہے کہ انہیں بھلائی اور مال دیں ان کی فریادرسی کریں ان سے مشکلات اور تکالیف دور کریں۔ کیونکہ یہاں مدد سے مراد فریادرسی اور عطا کرنا ہے۔ یعنی جب کوئی شخص کہتا ہے ”مدد یا سید بدوی“ یا کہتا ہے ”مدد یا سیدہ زینب“ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمیں کچھ خیر عطا فرمائیے اور ہماری تکلیفیں دور کر دیجئے اور بلائیں مال دیجئے اس طرح کہنا شرک اکبر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کائنات کے تمام معاملات وہی چلاتا ہے اور مختلف چیزوں کو اسی نے بندوں کے لئے مسخر کر رکھا ہے۔ اس کے بعد فرمایا:

ذِكْرُكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الَّذِي قَدَّمَ لَكُمْ دِينَكُمْ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ يَكْفُرُونَ مَنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِهِ يَكْفُرُونَ مَنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِهِ يَكْفُرُونَ ۱۳ إِنَّ عَذَابَ عَمَلِكُمْ لَشَدِيدٌ ۱۴ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱۵

”یہ ہے اللہ تم سب کا پالنے والا بادشاہی اسی کی ہے اور اس کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے باریک سے چھلکے کے بھی مالک نہیں اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے ہی نہیں اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہاری درخواست قبول نہیں کریں گے اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کریں گے۔ (یعنی کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم ہی نہیں کہ یہ لوگ پکارتے اور ہم سے مدد مانگتے رہے ہیں) اور آپ کو خبر رکھنے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرح کوئی اور یقینی خبر نہیں دے سکتا۔“

اس آیت میں ان کے پکارنے کو شرک کہا گیا ہے۔ ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا لَمْ يَنْصُرْهُ بِشَيْءٍ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ يَكْفُرُونَ ۵ وَأَذْأ حُبِّرِ النَّاسِ كَأَنَّهُمْ أَهْدَاءُ وَكَأَنَّهُمْ يُبَادِلُونَ كَافِرِينَ ۶ ... الْأَهْطَاتِ

”اس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے سوا ایسے (معبود) کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کرے۔ وہ (معبود) تو ان (پکارنے والوں) کے پکارنے سے بے



نمبر ہیں اور جب لوگ اٹھانے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن بن جائیں گے اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے۔“

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اللہ کے سوا جن انبیاء و اولیاء کو پکارا جاتا ہے وہ پکارنے والوں کی نداؤں سے بے خبر ہیں اور کبھی ان کی درخواست قبول نہیں کر سکتے۔ قیامت کے دن وہ ان پکارنے والوں کے دشمن بن جائیں گے اور اس بات سے انکار کر دیں گے کہ ان مشرکوں نے کبھی ان بزرگوں کی پوجا کی ہو۔ (یعنی صاف کہہ دیں گے کہ تم نے ہماری پوجا نیکی تھی، ہمیں بالکل علم نہیں۔) ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

أَيْشُرُّكُونَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ وَبِعَبْدِ مَنظُوقٍ ۚ وَلَا يَسْتَجِيبُونَ لَكُمْ نَضْرًا وَلَا أَكْفًا وَلَا يَنْصُرُونَ ۚ ۱۹۱ وَلَا يَسْتَجِيبُونَ لَكُمْ نَضْرًا وَلَا أَكْفًا وَلَا يَنْصُرُونَ ۚ ۱۹۲ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَدْعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ۚ ۱۹۳ إِنَّ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادًا أُنْشَأُوا لَكُمْ فَاذْعَبُوا لَكُمْ فَلَنْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنَّ كُفْرَكُمْ صَادِقِينَ ۚ ۱۹۴ ... الأعراف

’کیا یہ لوگ ان کو شریک کرتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔ وہ ان (مشرکوں) کی مدد نہیں کر سکتے نہ وہ خود اپنی مدد کرتے ہیں۔ اگر تم ان (مشرکوں) کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمہاری پیروی نہیں کرتے تمہارے لئے برابر ہے کہ انہیں پکارو یا خاموش رہو۔ (اے مشرک!) جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح کے بندے ہیں تو اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری درخواست قبول کریں۔ (پھر کیوں وہ تمہاری حاجت روائی نہیں کرتے؟)“

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۚ ۱۱۷ ... المؤمنون

”جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو بھی پکارتا ہے اس کے پاس اس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کافر فلاح نہیں پائیں گے۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کو چھوڑ کر مردوں وغیرہ کو پکارتا ہے اسے فلاح نصیب نہیں ہوگی کیونکہ وہ غیر اللہ کو پکار کر کفر کا ارتکاب کر چکا ہے۔

اور رہی آپ کی پوچھی بات تو ایسے کام کی نذرماننا جن سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل ہوتی ہے یہ بھی عبادت ہے۔ مثلاً جانور ذبح کرنے اور نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کی نذرماننا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی نذر پوری کرنے والے کی تعریف کی ہے اور اسے اجر و ثواب دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يُؤْفُونَ بِالنَّذْرِ ۚ ۷ ... الإنسان

”وہ نذر پوری کرتے ہیں“

وَمَا نَقُصُّكُمْ مِنْ نَفْسَةٍ أَوْ نَذْرٍ مِمَّنْ نَذَرَ فَإِنَّ اللَّهَ يُبَدِّلُ ۚ ۲۷۰ ... البقرة

”تم جو کچھ خرچ کرتے ہو یا جو نذر ماننے ہو اللہ تعالیٰ اسے جاتا ہے۔“

لہذا جو شخص کسی ایسے کام کی نذر مانے جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے تو اس پر اس کی نذر کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے اور جو شخص اللہ کے لئے جانور ذبح کرنے کی نذر مانے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے اس نذر کو پورا کرنا حرام ہے اس کا فرض ہے کہ شرک سے اور تمام شرکیہ اعمال سے توبہ کرے۔ ارشادِ ربانی ہے:

فَلَنْ يَنْصُرَكَ اللَّهُ فِي شَيْءٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ ۱۶۲ لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبَدَّلْتَ أُمَّزَتْ وَتَمَّا أَوَّلَ الْفَسِيلِينَ ۚ ۱۶۳ ... الأنعام

”(اے پیغمبر!) بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت (سب کچھ) اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم



ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔“

نیز فرمان الہی ہے :

إِنَّا أَنْعَمْنَا عَلَى الْكَافِرِ ۱ فَضْلٌ لِرَبِّكَ وَأَنْفَحُ ۲ إِنَّ شَانِئَكَ بِئُورِ الْآبَتِ ۳ ... الْكَوْثِرِ

”ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے۔ لہذا اپنے رب کے لئے نماز ادا کیجئے اور قربانی کیجئے۔“

لہذا مسلمان کا فرض ہے کہ کتاب اللہ کی پیروی کرے، جناب رسول اللہ کے طریقے پر چلے اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق اس کی عبادت کرے، دعا صرف اسی سے کرے اور باقی تمام عبادتیں بھی۔ مثلاً نذر توکل اور سختی زمی ہر حال میں اسی کی طرف رجوع کرنا، خالص اسی کے لئے انجام دے۔
صداما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ